دریائے بے نہایت پایاں کجا است اورا
بنگر بغیر کشتی پایان شد است مارا
با خلق احتیاجی "راجا" نماند ایں جا
زیرا کہ در اطاعت یزداں شد است مارا

خلوتِ فقراء

تنہائی میں اور خلوت میں فقراء کے درمیان معشوق موجود ہے یعنی گداگروں کی محفل میں حالتِ خلوت نے محبوب کو گھیرا ہوا ہے لیکن میرے لئے بے برگ و بے نواہی یعنی حالتِ مسکینی میں یہ سب کچھ آسان ہے بارگاہ وحدت و کثرت سے کیا کام ہے اٹھارہ ہزار عالم کے درمیان میں ہوں. ذاتِ مطلقہ کی صورت دیکھنا ہرگز آسان نہیں ہے یعنی ان فقراء کے لئے اس تجلی کا دیدار ناممکن ہے لیکن میرے لئے وہ ذاتِ مطلقہِ ظاہر ہے فعال مبارک، مبارک ستارے اور طالع بلند اپنی جگہ ہیں لیکن میرے لئے کسی بند غنچے کا کھلِ جانا اور اس میں

معرفت کی تجلی دیکھنا آسان ہے دیدارِ حق تعالیٰ کا اور اس کا درد میرے اندر ہے اور اپنی بصیرت سے اس برھان کو دیکھنا میرے لئے آسان ہے اس عالمِ بت خانہ کی کئی بار سیر کی آئینہ خود پرستی کیا ہے؟ میرا ایمان جو ہے اس کے لئے آسان ہے قلندر کبریا فرماتے ہیں کہ بت خانہ عالم کی سیر سے مسائل حل نہیں ہوتے ہمارے ایمان کی انتہا یہ ہے کہ ہم خود اس ذات مطلقہ کا آئینہ ہیں اوصافِ ذات مطلقہ نے جو کچھ مجھے عطا کیا وہ باذوق ہے ان معنوں میں کہ میں خود عرفان بن گیا ہوں یعنی معرفت بن گیا ہوں اس دریائے معرفت کا کنارہ کہاں ہے میرے لئے دریائے معرفت لامحدود ہے اور بغیر کسی کشتی کے میں اس میں سفر کررہا ہوں اے راجہ خلق کے لئے کیا احتیاج ہے صرف اتنی ضرورت ہے کہ اس وجود مطلقہ کی فرمابرداری اور اطاعت کی جائے جو میرے لئے آسان ہے اور میں اس میں ہوں.

....